منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ با خاتم دہر آمدہ منشور محمد ❊ توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل ۔ گویان صفت و سیرت مبرور محمد

منشور محمدی کا فرمان	جاری رہے تا بہ ختم دوران	شایع رہے با ہزار تزئین	آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۱۲	مطبوعہ ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۰۲ ہجری	جلد ۱۴

مثنوی

چکیدہ قلم صداقت رقم جناب منشی میر عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہوی پاک ہر ایک عیب سے تو
ہیجانک لاشریک یا ہو

تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند
ماننا پ نہین تجھے خداوند

عابد ہین تمام تو ہی معبود
ساجد ہین تمام تو ہی مسجود

تسبیح مین تیری ہی ہر اک شجر
ہر دل مین تری جگہ نہان ہی

احسان ترا ہی کیا فراوان
منت کو ترے نہین ہے پایان

اللہ رحمان رحیم ہے تو
حادث سب اور قدیم ہے تو

جب مہر کی تیری اک نظر ہو
نا مرد و سرد تر ہو

تمہاری یہ اپنے جب تو آوے
پانی سے اگ مین لیجاوے

تیری رحمت جو جوش پر آئے
ابر رحمت خروش پر آئے

جب فضل ہوا جہانپہ تیرا
محبوب کو اپنے تو نے بھیجا

وہ کون ہے باعث دو عالم
سردار جہان شفیع اکرم

سرچشمہ رحمت الٰہی
خورشید چرخ رہنمائی

محبوب خدا کی رحمت
زینت دہ مسند نبوت

مقبول جناب رب داور
بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

میر دفتر انبیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوسپر

بعد اسکے ای ناظرین منشور
سردار اصفیا محمد

سنئے کہ یہ دین کاہے پرچا
اس کے اصحاب پر مقرر

منشور محمدی یہی ہے
ای پاک دلان بذل معمور

بیدینو نکو اس سے ہے ہدایت
دین حق کا ہے اس سے چرچا

اسپر گذرا ہے تیرہوان سال
توقیع سرمدی یہی ہے

رکھتا ہے یہ رخ نگارین
دیندار دان کو ہی فروغ ملت

صورت پر اس سے یہ جوانی
ہی چودہوان سال اسکو فزا ل

ہر ایک ورق ہی کل غذ زر
شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین

ہر سطر مین اسکے نور دین ہے
دیتی ہے لطف زندگانی

صرفون مین بھری ہی کب سیاہی
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ایسا اجنار صدق آثار
جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے

چمکاتا ہے یہ جمال اپنا
ہر عشر مین کمال اپنا

ہے پانچ دیہ قیمت سال
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

امید ہے صاحبان ہمت
قیمت دیونگے حسب طاقت

ہی دل سے دعاے مبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

قبول اسلام

مخدوم و مکرم جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ
تسلیم. ذیل مین تحریر کیا گیا نقشہ دختر مسجد جامع بمبئی
سے نقل کرکے خدمت عالی مین درج اخبار کرنیکی غرض
سے روانہ کیا ہون امید کہ آپ اوس کو درج اخبار
فرماکے اجر عظیم حاصل کرین گے. زیادہ نیاز
مورخہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری.
نیازمند محمد اسماعیل مہطولی.

اسمائے	سنہ	ذات	پیشہ	سکونت	مذہب	تاریخ	نوٹ
آمنہ	۱۰	مرہٹی	ضلع مہاراکہ	لاری	بدھ	۲۶	ربیع الاول سنہ
فاطمہ	۲۱	ایضاً	جزیرہ عیسان	گجی	ایضاً	ایضاً	

بقیہ مضمون نمبر گذشتہ. بجواب مضمون مسٹر منصور

قولہ ہان پہاڑے وعظ مین یون تو فرمایا کہ. پر جھوٹے
نبیون سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑون
کے بھیس آتے ہین پر باطن مین پھاڑنے والے بھیڑیے
ہین حضرت متی ۷. ۱۵.

اقول ہان حضرت مسیح حواریون کی بے ایمانی
اور ضعیف الاعتقادی سے واقف تھے چنانچہ انا جیل
مین بہت سے ایسے آیات ہین کہ جن سے اظہر من الشمس ہے
کہ حواری نہ ایماندار تھے اور نہ سمجھدار اور چونکہ
حضرت مسیح سے آگے بہت اشخاصون نے دعوی نبوت و

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً باواز
بلند فرمایا. اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
سے بو ہے مشام مردمان شرق و غرب کو معطر کیا
قول ان کا بجاری مندرکعبہ نے الغ کیا سراسر کذب

بہتان ہے کیونکہ آنحضرت نے پیش از نزول نبوت
ایک منٹ بھی بت پرستی نہین کئے نہ پجاری منہ سے
تھے بلکہ ہمارے معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ آنحضرت
سے تمام آبا واجداد خدا پرست تھے ہان یہ کام
ان نبیون کا ہے جنکا ذکر بیبل مین ہے کہ کسی نے
لڑکپن کے ساتھ زنا کیا اور کسی نے بہو کے ساتھ
مرنے اور کسی نے اپنے ہی بیون کے تجاتیر
سے بت پرستی کئے پھر نبی بھی تھے سبحان اللہ
آفرین اس عصمت و نبوت پر۔

قولہ اب اگرچہ ان کو انتقال کئے ہوے عرصہ
ہزار بارہ سو برس کا گذرا مگر ان کے طرف سے
اکثر مولوی اسی طرح جھگڑتے ہین گویا مولوی
صاحب کی نبوت ہے اس واسطے ہم کو ضرور کہ بہ
موجب حکم حضرت یوحنا رسول۔ ای پیارو تم
ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحون کو آزماؤ
کہ وے خدا کے طرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت
سے جھوٹے پیغمبر دنیا مین نکل آئے ہین۔ پہلا خط
یوحنا ۴۔ ۱۔ محمد صاحب کو آزماوین کہ ان کا دعوے
نبوت واقعی درست ہے یا جیسے نبیون کی بابت
خبر دی گئی ہے ان مین سے ہین کیونکہ الی قولہ
اقول آنحضرت کی نبوت بدلایل قاطعہ و آیات
روشن اسی وقت ثابت ہو گئی جب اکثر علماء
یہود و نصرانی اپنا عقیدہ باطل چھوڑ کے دین
اسلام مین مشرف ہوے وشہدوا ان الرسول حق
وجاءہم البینات کی آواز بلند ہوی۔ قول انکا

اکثر مولوی اسی طرح الخ۔ کیا یہ مولوی صاحب پادری
صاحبون کے طرح بلا دلیل محض وہمی عقیدہ پر جھگڑتے
ہین کیا پادری صاحب اسی طرح مسیح کے الوہیت کے
واسطے جو آجتک بہ پایہ ثبوت نہ پہونچی نہین جھگڑتے
ہین گویا پادری صاحب کی الوہیت ہے۔ قول انکا
محمد صاحب کو آزماوین الخ) آپ کس باغ کے مولی
ہین کیا آپ اون حکماء و فیلسوف اور علماء یہود و
نصاری سے اچھے محقق ہین جنہون نے ہر ایک طرح
کی آزمایش کر کے اوس رسول مقبول پر ایمان
لایا کیا آپ ان مشرکون سے بھی بڑھکر ہین جو رات
دون الطاف نور محمدی مین جان سے ساعی ہو کے
بار بار کلمہ سحر مبین کہتے تھے آخر کار اونہون نے
بغیر از عقوبت اخروی کچھ حاصل نہ کیا کیا آپ مین
ایسی لیاقت ہے جس سے آزمانے مین خطا نہ کرینگے
یا یہ کہ دوسرے پادریون سے کاسہ لیسی کر کے
چند وسواس مین پھنس جاؤگے کیا پادری فنڈر
صاحب کے تحقیقات کا نتیجہ آپ کو معلوم نہین حقیقت
یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح مشن کے روپیہ ہضم کرنے
کا وسیلہ تم لوگون نے پیدا کیا ہے قول انکا تم
ان کو ان کے پھلون سے پہچانوگے الخ۔ ہان صاحب
پولوس مقدس کو جو یہودیون مین یہودی اور
بت پرستون مین بت پرست تھے آپ لوگون
نے پہل سے پہچان لیا۔

قولہ اس سے پہلے ضرور ہے کہ ہم پہلے نبیون کی
تواریخ دیکھکر چند ایسے قواعد مقرر کرین کہ جن سے

سچے اور جھوٹے نبی کی شناخت حاصل ہو سو بیبل سے
مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے لئے شرایط
ذیل ضروری اور لازمی ہین اور جس مین یہہ
باتین نہ پائی جاوین وہ ہرگز ہرگز نبی نہین ہو سکتا
اقول ابھی آپ سے شرایطون کا حال ناظرین کو
معلوم ہو جاویگا اگرچہ ذیعلم جانتے ہین کہ نبوت
کے شرایط بہت ہین چونکہ ایسے شرایطون کی
واقفیت آپ کو نہین اگر ہوتی تو تم لوگ کبھی
حضرت مسیح کو الوہیت مین داخل نہ کرتے اور ماسبق
انبیا کو گنہگار نہ بولتے اور ان کو کبھی زنا اور
بت پرستی کی تہمت مین متہم نہ کرتے اس لئے آپ
نے تعصب اور پیش بندی کے طور سے ذیل کے پانچہ
شرایط مقرر کئے تاکہ عوام لوگ فریب اور دہوکہ
مین پھنس جائینگے سو انشاء اللہ تعالی انہین شرطون
سے دین عیسوی کا حال ہی معلوم ہو جاویگا۔
اب آگے مسٹر منصور صاحب نے بموجب فکر رکس
بقدر ہمت اوست یہ پانچ شرط جن کو اونہون نے
تمام بیبل کو دیکھہ کے نکالا یا تحریر کرتے ہین۔
قولہ پہلی شرط مدعی نبوت صاحب معجزہ و پیشین گوی
ہو۔ دوسری شرط اوس کی تعلیم عمدہ مطالب
پر مبنی ہو اور پہلے نبیون کے خلاف نہ ہو۔ تیسری
شرط تبلیغ احکام خداوندی مین حکومت اور
زبردستی نہ دکھاتا ہو بلکہ غریبی اور حلیمی سے
تعلیم دیتا اور خدا کا کلام مخلوق کو سناتا ہو جیسا
نبیون نے کیا۔ چوتھی شرط اسکا چال وچلن ایسا ہو
کہ جس سے خدا کی بزرگی اور جلال ظاہر ہو پانچوین شرط
اسپر کسی نبی نے گواہی دی ہو یا شہادت کا سکوت
اختیار کیا ہو۔
اقول آفرین۔ این کار از تو آید و مردان چنین
کنند۔ آپ نے اتنا بھی نہ سوچا کہ انہین پانچہ شرطون
سے دین عیسوی کی بھی بیخ کنی ہوتی ہے حضرت
مسیح تو الوہیت کے درجہ سے خارج ہی ہے مگر
آپ کے پانچ شرطون نے ان کو نبوت سے بھی
خارج کر دیا سبحان اللہ کیا نبوت محمدی مین
آپ نے تحقیقات کئے جس سے اپنی ہی خانہ بربادی
کر گئے۔ فقط
قولہ اب دیکھنا چاہیے کہ محمد صاحب مین یہ باتین
پائی جاتی ہین یا نہین سو پہلی شرط معجزہ ہے
اوس کے بابت قرآن کے چند مقامات سے واضح
دلایل ہے کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ نہین دکھایا
بلکہ اوس کے دکھانے سے اپنی مجبوری و معذوری
بیان کئے چنانچہ سورہ بنی اسرائیل کی عبارت
یہ ہے۔ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر
الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت
علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا
او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء
ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ
قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا۔
وے لوگ کہتے ہین کہ ہم ای قول اس آیت مین

جب کفار عرب نے معجزہ طلب کیا تو صاف کہدیا کہ مین
کون ہون معجزہ دکھاؤن مین تو ایک آدمی ہون
جو حکم منانے بھیجا گیا ہون پھر دوسری جگہ سورہ
عنکبوت مین لکھا ہے وقالوا لا انزل علیہ آیات
من - به قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر المبین
یعنے لوگ کہتے ہین انی قولہ اس آیت مین بھی محمد
صاحب نے معجزہ دکھانے سے گریز کیا اور خواستگارون
کو جواب شافی نہ دیا - پھر سورہ انعام مین لکھا ہے
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لن جاءتہم آیۃ لیومنن
بہا قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا
جاءت لا یومنون - ترجمہ قسم کھائی ہے کہ اگر کوئی
معجزہ دیکھین الی قولہ - اس آیت مین بالکل مجبوری
پائی جاتی ہے کیونکہ کفار عرب نے عہد باندھا تھا
کہ اگر کوئی معجزہ محمد صاحب کا دیکھین تو ایمان
لاوین مگر اوسوقت بھی یہی جواب دیا کہ معجزے
اللہ کے پاس ہین اور اس سورہ مین یعنے انعام
کی ستاون آیت مین لکھا ہے ما عندی ما تستعجلون
بہ ان الحکم الا للہ یقص الحق وہو خیر الفاصلین -
قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی
وبینکم - ترجمہ الخ - اس آیت مین محمد صاحب نے
اپنے معجزہ دکھانے سے قطعی انکار کیا اور اپنی
مجبوری بیان کی کہ جو چیز تم مانگتے ہو میرے
پاس نہین اگر ہوتی تو میرے اور تمہارے فیصلہ
ہو جاتا -

اقول یہان معترض نے قرآنی آیاتون مین
کتنے تحکم غلطیان بتاکے اپنی عربی دانی کی لیاقت
دکھائی آیت اول مین لن نومن کے جگہ من نومن
لکھا ہے پھر آیت ثانی مین نذیر مبین سے جگہ نذیر المبین
لکھا ہے یعنے لفظ مبین پر الف لام داخل کیا ہے -
سبحان اللہ جس شخص کو اتنا بھی معلوم نہین کہ الف
لام کس جگہ اور کس لفظ پر داخل کرنا چاہیے وہی
قرآن کے آیات سے استدلال کرکے دین اسلام
پر اعتراض کرتا ہے تیسری آیت مین لئن جاءتہم کی
جگہ لن جاءتہم لکھا ہے اور لفظ اذا جاءت مین
حرف تاکو اوڑا دیا ہے جب یہ بات معلوم ہوی
اب اصل اعتراض کا جواب لکھتا ہون اول تحقیق
جواب یہ ہے کہ یہ وہی اعتراض ہے جو اوپر ہی
صاحبون نے پیش کیا تھا جسکا جواب شافی مفصلا دیا
گیا ہے لیکن مین بخوف طوالت مجملا عرض کرتا ہون
کہ واضح ہو کہ ان آیاتون سے نفی کلی معجزات آنحضرت
نہین ہوتا ہے بلکہ جب مشرکان عرب تعصب و شرارت
و استہزا سے ایسے معجزہ طلب کرتے تھے جو سورہ بنی
اسرائیل کے آیت مین درج ہین تو اسحالت مین
آنحضرت نے فرمایا کہ ایسے معجزات خدا کے ہاتھ مین
ہین کیونکہ اگر ان معجزاتون سے جو وے مانگتے
تھے کوئی معجزہ دکھایا جاتا تو پھر اگر وے ایمان
نہ لاتے تو اوپر فوراً عذاب نازل ہوتا دراصل
بات یہ ہے کہ اون مشرکون کو ایمان لانا مدنظر
نہین تھا بلکہ شرارت و استہزا سے ہمیشہ ایسے معجزات
مقترحہ مانگتے تھے سو خداوند تعالی نے چون کہ

عالم الغیب ہے، اون سے خواہش سے مطابق کوئی ایسا
معجزہ آنحضرت سے ہاتھ سے ظاہر نہین کیا تاکہ اگر ایمان
نہ لاوین عذاب نازل نہ ہووے کیونکہ ایسے معجزات
طلب کرنے مین اگر شرارت مسخرہ بازی مراد نہین
تو اور کیا ہے مثلاً یہ کہ تمہارا گھر سونے کا ہو یا یہ کہ
تم ہمارے سامنے آسمان پر چلے جاؤ بلکہ اسبات
پر بھی ہم مسلمان نہ ہون گے جب تک تم ہمارے
روبرو آسمان پر سے کتاب نہ لاؤ جو اوسکو
ہم پڑہین یا یہ کہ خدا اور فرشتون کو اپنے ہمراہ
لاؤ۔ ظاہر ہے کہ مقصود طلب کرنے ایسے معجزات
سے محض ضد و عناد ہے نہ قصد ایمان اور عادت اللہ
یہ ہے کہ اگر بعد ثابت ہونے معجزات مطلوبہ سے طالبان
معجزات ایمان نہ لادین تو عذاب عام اس امت پر
نازل ہوتا ہے جیساکہ قوم لوط و صالح وغیرہ سے نسبت
ہوا اور اس عذاب کے نازل ہونے مین یہ بھی ضرور
ہے کہ نبی اپنے دعوت سے باہر نکل جاکر علیحدہ ہو بیٹھے
سو ایسی بات آنحضرت کے وقت مین بموجب کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم ہو ہی نہین سکتی تھی کیونکہ آپ
سارے جہان کے لئے نبی تھے اگر عذاب اترتا تو سب
پر اترتا حالانکہ یہ جناب الٰہی کو منظور نہ تھا اسلئے
اس قسم کے معجزے ظاہر نہ ہوے ان کا جواب یہ
دیا گیا کہ ایسے معجزے خدا کے اختیار مین ہین اگر وہ
چاہے ظاہر کرے جیساکہ جناب باری فرماتا ہے۔

قل ان اللہ قادر علی ان ینزل آیۃ ولکن اکثرہم
لا یعلمون۔ چنانچہ چند جگہ ایسے معجزون کے بابت آیات

منشور محمدی

قرآنیہ مین ہی مضمون کہین بتصریح آیات مطلوبہ اور
کہین بالاجمال بیان ہوا ہے اس کے سوا خود جناب
باری قرآن مجید مین چند جگہ مفصل بیان کرتا ہے
جیساکہ ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس الخ ولو
انزلنا ملکا الخ ولو فتحنا علیہم بابا من السماء الخ
قل لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین
لنزلنا علیہم من السماء ملکا رسولا۔ پس اس
سے سلب کلی معجزات کا سمجھنا باوجود دوسرے
آیات کے جن مین ذکر معجزات کا صریحا مذکور ہے
کمال نافہمی ہوگی باوجودیکہ کفار عرب روز
آنحضرت کے معجزات اور خوارق عادات دیکھتے
کلمات سحر مبین بولتے تھے مگر آنحضرت پر ایمان نہ
لاتے تھے بلکہ از راہ استہزا و شرارت قلبی ویسے
ہی معجزات کے خواستگار ہوتے تھے جن کا ذکر اوپر
ہوا۔ معترض جو دوسری آیت سورہ عنکبوت
کی پیش کرتے ہین یہ بھی ان کے دعوے کی مفید
نہین کیونکہ ان آیات سے بھی مراد وہی آیات
ہین جو اوپر مفصلا بیان کئے گئے۔ تیسری آیت بھی
معترض کے دعوی کی تائید نہین کرتی ہے کیونکہ
اس آیت سے جو آپ نفی معجزات سمجھتے ہین یہ سراسر
غلط ہے بلکہ اس آیت سے مراد نشانہ عذاب و
ہلاکت ہے سبب اوسکا یہ ہے کہ کفار عرب آنحضرت
سے خدمت مین عرض کرتے تھے کہ آپ جو ہم کو
عذاب سے ڈراتے ہین تو اگر آپ سچے ہین تو دعا
مانگو کہ ہمارے اوپر عذاب نازل ہو تاکہ ہم وہ

عذاب دیکھکر آپ سے اور پر ایمان لاوین جونکہ ارادہ
باری ایسا نہین تہا اس لئے آنحضرت از راہ
عبودیت فرماتے تہے انما الآیات عند اللہ یعنے
عذاب نازل کرنا خدا سے اختیار مین ہے یہ بغیر وقت
مقررہ کے نہین اوترتا ہے سو جناب باری سے
علم مین معلوم تہا کہ اگر انپر عذاب بہی نازل ہووے
تو بہی ایمان نہ لاوینگے چنانچہ اسی آیت مین فرماتا
ہے وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یومنون علاوہ
بران عذاب نازل ہونا ایسی سہل بات نہین ہے
کہ ہر اک بیوقوف اور جاہل کے کہنے سے ذات باری
کا دریائے قہر جنبش مین آوے اور علم الٰہی مین جو
عذاب نازل کرنے کا وقت مقرر ہوتا ہے وہ
تو بالکل کسی کے کہنے سے ٹل نہین سکتا ہے دوم
جب خداوند تعالی کسی قوم پر عذاب نازل کرتا
ہے تو ایسا ہوتا ہے کہ نبی اپنی دعوت سے باہر نکل جاتا
ہے اور اکثر بلاد اور مخلوقات عذاب مین نیست
و نابود ہوتے ہین سو یہ بات آنحضرت کو منظور
نہ تہی کیونکہ وہ نبی رحمت ہے نہین چاہتے تہے
کہ کوئی قوم عذاب آسمانی مین گرفتار ہووے
بلکہ ہر وقت اپنے دعوت مین مشغول رہتے اور
قوم کے تکالیف و آزار پر صبر و تحمل کرتے تہے
اور ان کی بیوقوفی و جہالت سے رنجیدہ خاطر
نہ ہوتے تہے ہمیشہ ان کے لئے برکت اور دعائے
خیر کے خواہان تہے اس لئے جب وہ کفار اپنے
شرارت سے کوئی معجزہ یا عذاب اوترنا طلب
کرتے تہے تو آنحضرت از راہ شفقت و مرحمت یہ فرماتے
تہے کہ انما الآیات عند اللہ - یعنے نہین چاہتے ہے کہ
کہ یہ کفار عذاب مین گرفتار ہوویں اگرچہ وہ کفار
اپنی جہالت و خباثت سے مارے انما الآیات عند اللہ
کے معنے نہین سمجہتے اور اصل حقیقت کو دریافت نہ
کرتے تہے لیکن جس کو عقل اور ایمان سے بہرہ ملا ہے
وہ تو بداہتاً پی بمعز معاملہ لیکا کہ انما الآیات
عند اللہ سے بولنے مین خداوند تعالی کی کمال لطف
و احسان اس قوم کے حق مین ظاہر ہوتا ہے -
صاحب تفسیر معالمات الاسرار اس آیت کی شرح
مین یون لکہتے ہین و اقسموا باللہ الخ - قسم خوردند
مشرکان مکہ باللہ سخت ترین قسمہاے خود کہ اگر
آید ایشان را نشان ہلاکت ہر آئنہ ایمان خواہند
آورد بسبب آن - پس اہل اسلام خواستگار را حضور
آیۃ ہلاکت شدند و آیۃ ہلاکت بعد یک سال ہجرت
و رفصل ۲۱ اشعیا مقرر است و قتل کفار بنی قیدار
مقرر شدہ است نہ ایمان ایشان نظر بران میفرماید

قل انما الآیات عند اللہ و ما یشعرکم انہا اذا جاءت
لا یومنون - جز این نیست کہ آیات ہلاکت نزد خدا است
بعد ہجرت و آیا نہ خبردار کردہ است شما را بدرستی
کہ آن آیات چون خواہند آمد ایمان نخواہند آورد
اکثر چنانچہ منقول است کہ ہنگامیکہ عبداللہ بن مسعود
سر بعین ابوجہل بدید در آن وقت نیز پشیمان از
کفر نشد انتہی - رہی چوتہی آیت جس سے معترض
استدلال کرتے ہین سو تعجب کی بات ہے کہ اسمین

معترض نے دیدہ و دانستہ اعتراض کرنے خاص کر
نفی معجزات پر دلیل لائی ہے ہائے تعصب تیرا
ستیاناس ہو کیا تو نے لوگون سے انکھین بند کیے
ہین! اجی مسٹر منصور آپ نے اتنا ہی نہ سوچا کہ
یہ اعتراض جسکا جواب دیا گیا ہے مین کیون پیش
کردن آپ کو لازم تہا کہ سابقہ ہی اوس جواب
سے بہی تردید لکہتے تو پہر ہم آپ کو اہی طرح سمجہاتے
حالانکہ اس آیت مین وہی مطلب ہے جو اوپر کی آیت
مین مذکور ہوا۔ یعنے بت پرست عرب شرارت
سے بخدمت آنحضرت عرض کرتے تہے کہ اگر آپ نبی
صادق ہین تو دعا مانگو ہم پر عذاب نزول کری
یا جو آپ قیامت کے عذاب سے ہمین ڈراتے ہین
تو چاہیے کہ ابہی وہ عذاب جہنی ہمپر نازل ہووے
کمال انصاف و شفقت سے حضرت نے فرمایا کہ وعدے
ایزدی اوسیوقت پورے ہوتے ہین جب کہ ان
کی میعاد جو علم الٰہی مین مقرر ہے پوری ہوجاے
اگر وہ عذاب میرے اختیار مین ہو تو ابہی میرا
اور تمہارا فیصلہ ہوجاوے۔ حالانکہ یہ بات درست
ہے کیونکہ عذاب کا اتارنا خدا کے اختیار مین ہے
بلکہ علم قیامت پر کسیکو خبر نہین دی گئی خود
مسیح جو عیسائیون کا خدا ہے اس علم سے بے علم
ہے دیکہو مرقس باب ۱۳ - ۳۰ - اب اس معترض
کا تعصب و عناد قابل دید ہے کہ اس آیت مین خاصکر
لفظ معجزہ نکالکر عوام کو فریب اور دہوکہ دینا
چاہتے ہین اگر معترض یہ اعتراض پیش کرے کہ اس

آیت مین اون کا سوال کہان لکہا ہے کہ جس سے
معلوم ہو کہ وے عذاب قیامت طلب کرتے
تہے تو یہی جواب ہمارا ہی ہوگا کہ اس آیت مین
وہ سوال کہان ہے جس سے معلوم ہو کہ وے کوئی
معجزہ کسی قسم کا دیکہنا چاہتے تہے بلکہ قراین سے
یہی مطلب معلوم ہوتا ہے جو اوپر بیان ہوا
کیونکہ قرآن شریف مین بہت سے آیات ہین
جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت سے پے در پے
معجزات ظاہر ہوے ہین مگر وے مشرک باوجودیکہ
یہ خوارق عادات روز مشاہدہ کرتے تہے آنحضرت
پر ایمان نہ لاتے تہے ماسوا اس آن آیات قرآنیہ
اپنے اپنے موقع پر نازل ہوے ہین جب تک
کسی آیت کا باعث نزول و حقیقت و ماجراے
نزول ہمارے تفسیرون سے دریافت نہ کیا جاوے
تب تک اوس آیت کا مطلب و معنے سمجہنا دشوار
ہے کیونکہ قرآن مین کہین تو سائلون کے سوال
بلفظہ معہ جواب درج ہے اور بعض جگہ سوال
مقدر ہوکے جواب نازل ہوا ہے اسلئے مفسرین
نے اپنے اپنے تفسیرون مین اوس کی مفصل
تفسیر لکہی ہے اور حقیقت و اسباب نزول بیان
کیا ہے اگر قرآن مجید یکدم نازل ہوا ہوتا
تو ضرور کوئی معترض یہ اعتراض پیش کرتا کہ
قرآن مین یہ بڑا اجتماع نقیضین ہے کہ ایک جگہ
ایسے آیات ہین کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انما
الآیات عند اللہ اور دوسری جگہ ایسے آیات ہین

جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے مکرر معجزات عجیبہ
وکرامات غریبہ دکھلائے ہین - حالانکہ قرآن مین
کہین تناقض کی گنجایش نہین اگر معترض سے
دل مین یہ خیال پیدا ہووے کہ اوپر کیون
نہین عذاب نازل ہوا تو اس کے بابت کچھ
آگے بہی مذکور ہوا کچھ اور بہی جواب الزامی
مین بیان کیا جاویگا گہبراؤ نہین - اب یہان
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انجیل سے بہی کچھ ایسا
نمونہ دکھلایا جاوے جس سے ثابت ہے کہ مسیح
نے بالکل معجزہ دکھانے سے انکار کیا ہے کیونکہ عیسائی
حضراتون کو سوائے الزامی جواب کے تسلی کامل
وتشفی وافی نہین ہوتی ہے لہذا مین مختصراً
چند آیات انجیل سے پیش کرتا ہون - اگر ابتلک
معترض کو خاطر جمعی نہ ہوی تو ہم ان سے پوچہتے
ہین کہ آیا نبی صادق کے واسطے یہ امر ضرور ہے
کہ بالکل بروقت طلب معجزہ دکھانے مین توقف
یا عذر نہ کرے اگر ضرور ہے تو پس حضرت مسیح
بہی بطریق اولیٰ معجزات سے خالی تہے دیکھو
انجیل مرقس باب ۸ - ۱۱ تب فریسی نکلے اور
اوس سے مجث کرکے اوس کے امتحان کے لئے
آسمان سے کوئی نشان چاہا ۱۲ - اوس نے
اپنی دل سے آہ کہینچ کے کہا اس زمانہ کے لوگ
کیون نشان چاہتے ہین مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ اس زمانہ کے لوگون کو کوئی معجزہ دیا نہ
جاویگا الخ - دیکھو اس جگہ آہ کہینچنے سے کیسی مسیح کی

عاجزی معجزہ دکھانے مین ثابت ہوی جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسیح نے کوئی معجزہ نہ اس سے آگے دکھایا
ہو نہ اس کے کیونکہ اگر مسیح نے اس سے پیشتر کوئی
معجزہ دکھایا ہوتا تو ضرور ان کو کہتا کہ مین نے
آج تلک اتنے معجزے دکھائے ہین یا اگر مسیح مین قوت
معجزہ ہوتی تو بیشک ان کو کوئی نشان دکھاتا
حالانکہ مطلق انکار کیا کہ اس زمانہ کے لوگون
کو کوئی معجزہ دیا نجائیگا - پہر دیکھو انجیل متی
باب ۱۲ - آیت ۳۸ - ای استاد ہم تجہ سے ایک
نشان دیکہنا چاہتے ہین ۳۹ - اسنے انہین جواب
دیا کہ اس زمانہ کے بداور حرامکار لوگ نشان
ڈہونڈتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا
کوئی نشان انہین دکھایا نجائیگا - الخ - دیکھو اس
جگہ بہی مسیح نے معجزہ دکھانے سے صاف انکار کیا
بلکہ لوگون کو بداور حرامکار کہا حالانکہ وے لوگ
کفار عرب کے طرح شرارت و استہزا سے معجزات
مقترحہ نہ مانگتے تہے بلکہ صرف ازراہ امتحان اور
تسلی دل جیسا کہ حکم ہوا رسول کا عیسائیون
کو ہے کہ روحون کو آزماؤ کہ وے خدا کے طرف
سے ہین کہ نہین مطلق کسی قسم کا آسمانی نشان
دیکھنا چاہتے تہے جسکا جواب بلا کوئی بغیر یونس
نبی کے دکھایا نہ جائیگا اس سے کالشمس النہار
آشکارا ہے کہ مسیح نے کوئی نشان یونس نبی کے
نشان کے بغیر نہین دکھایا ہوگا رہا یونس نبی
کا نشان سو اس نشان مین مصنف انجیل متی

علانیہ غلطی کی ہے جو آگے چل سے آپ کو معلوم کراؤن گا۔ ایسا ہی متی باب ۱۶ مین ہے۔ وزا غور کرنی چاہیے کہ تعنت اور عناد طالبین معجزات کا آنحضرت سے خود ان کی تقریر سے ظاہر ہے۔ جو کہتے تہے کہ اگر تم آسمان پر ہی چڑہ جاؤ تب ہم ایمان نہ لائین گے جب تک کہ ہمارے واسطے کوئی کتاب ہمارے روبرو نہ لے آؤ کہ ہم اسکو پڑہین۔ ظاہر ہے کہ اگر طلب کرنا انکا معجزہ کو محض ایمان کے لئے ہوتا تو فقط آسمان سے چڑہ جانے پر جو بڑا خرق عادت ہے کیون نہ اکتفا کیا یہ کہ بولتے تہے کہ قیامت کا عذاب ابہی ہمکو دکہاؤ سو معلوم ہوا کہ مقصود انکا صرف تعنت اور عناد تہا تاہم آنحضرت نے معجزہ لانے سے محض انکار نہین کیا بلکہ اس طور سے فرمایا انما الآیات عند اللہ یہ کہدینے سے تو انکار معجزات خاصہ کا ہی نہین سمجہا جاتا ہے چہ جاکہ مطلق انکار معجزون کا کیا ہو تو حضرت عیسے نے معجزہ سے محض انکار کرکے طالبین کو گالیان دین اور برا کہا حالانکہ وہ معجزہ خاص کو تعصب اور عناد سے طلب نہین کرتے تہے بلکہ مطلق کوئی معجزہ دیکہنا چاہتے تہے آپ ہی سوچو اعتدال کس طرف ہے اور افراط و تفریط کس طرف۔ پہر دیکہو لوکا باب ۲۳ آیت ۸۔ اور ہیرود دیس یسوع کو دیکہکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تہا کہ اوسے دیکہے اس لئے کہ اوس کے بابت اوسنے بہت کچہ سنا تہا اور اس کی کوئی کرامات دیکہنے کی امید تہی۔ ۹۔ اور اس نے اوسے بہتیرے باتین پوچہین پر اوس نے کچہ جواب نہ دیا الخ۔ دیکہو یہان اس کو جواب دینے کی قوت نہ تہی تو معجزہ دکہلانا کیا بات۔ ظاہر ہے کہ اس جگہ ہیرود دیس کا معاند ہونا پایا نہین جاتا ہے بلکہ طلب کرنا اسکا معجزہ کو براہ عقیدت معلوم ہوتا ہے کیونکہ لکہا ہے کہ ہیرود دیس حضرت عیسے کے ملاقات سے بہت خوش ہوا۔ اور مدت سے آپ کے دیکہنے کا مشتاق تہا۔ پہر متی باب ۲۷۔ ۴۱ دیکہو۔ یونہین سردار کاہنون نے فقیہون اور بزرگون سے ساتہ ہنسی مار سے کہا کہ اسنے اورون کو بچایا پر آپ کو نہین بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اوتر آوے تو ہم اوسپر ایمان لاوینگے الخ۔ دیکہو یہان بہی مسیح کا عاجز ہونا بدرجہا معلوم ہوتا ہے ورنہ اگر صلیب پر سے اوتر آتے تو وے ضرور اوسپر ایمان لاتے۔ صاحب رسالہ رد نصاری لکہتا ہے کہ تریان میل مین مرقوم ہے کہ روزے یہودیان طفل مردہ را بر کوہ نزد یسوع بردند و گفتند اگر معجزہ می نمای و مردگان را زندہ می سازی این را ہم زندہ کنی کہ تا معجزہ تو ببینیم ایمان بر تو آریم و ملیح تو شویم بعد دہ روز چنین یہود بران کوہ رفتند دیدند کہ آن طفل را سباع دریدہ و

واعضایش از ہم جدا افتادہ اند پس ہمہ بیوقت بدست
شدہ یسوع را دست بستہ تازیانہ می زدند و
می گفتند کہ معجزہ نمائی و زور نبوت تو کجا
رفت بلاشبہ ساحر و مکار ہستی و مکر میخانی انتہے
اب ان دلیلون سے واضح ولایح ہوا کہ حضرت
مسیح نے نہ کوئی معجزہ دکھایا ہے نہ ان مین معجزہ
دکھانے کی طاقت تہی اگر کوئی عیسائی کہے
کہ اگرچہ مسیح نے اس جگہ انکار کیا مگر بہت سے
آیات ہین جن مین مسیح کے معجزہ دکھلانے کا ذکر
ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بعضے معجزات مسیح
کے بعد حواریون نے اپنے مریدون کے اعتقاد
واطمینان کے واسطے اناجیل مین لکھے ہین کسطرح
ثابت نہین ہوتا ہے کہ یہ معجزات مسیح نے دکھاے
ہون گے کیونکہ قطع نظر اور دلیلون کے مسیح صاف
انکار کرتا ہے کہ اس زمانہ کے لوگون کو کوئی
نشان دیا نہ جائیگا ہان اکثر معجزاتون کا ذکر
جو آنحضرت نے دکھائے ہین ہمارے قرآن مین ہے
جنکا فیصلہ آن حضرت کے سامنے ہی ہوا ہے۔
اب اس جگہ چند آیات قرآنیہ لکھے جاتے ہین جن
سے معلوم ہوجائیگا کہ آنحضرت سے معجزات پے
در پے صادر ہوے ہین۔
اول وہ آیات جن مین خداوند تعالی نے وعدہ
معجزات دیتا ہے چنانچہ ہم دو تین آیت یہان
ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین۔ خلق الانسان
من عجل سأریکم آیاتی فلا تستعجلون سنریہم آیاتنا
فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق۔
ویقولون لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ فقل انما الغیب
للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ وقل
الحمد للہ سیریکم آیاتہ فتعرفونہا وما ربک بغافل
عما تعملون۔ ترجمہ پہلی آیت کا۔ انسان کی
فطرت مین جلدی ہے عنقریب مین تم کو اپنے
نشان دکھلاؤنگا سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔
عنقریب ہم ان کو عالم کے کنارون تک نشان
دکھلائینگے اور خود انہین مین ہمارے نشان ظاہر
ہون گے یہان تک کہ حق اونپر کھل جائیگا۔
دوسری آیت کا ترجمہ۔ اور یہ لوگ کہتے ہین
کہ کیون اسپر اس کے رب کے طرف سے کوئی نشان
نازل نہ ہوا ان کو کہہ کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہے
پس تم نشان کے منتظر رہو مین بھی تمہارے ساتھ
منتظر ہون۔ تیسری آیت کا ترجمہ۔ اور کہہ سب
کامل صفات خدا کو سزاوار ہے عنقریب وہ تمہین
اپنے نشان دکھلائیگا ایسے نشان کہ تم اون کو
پہچان لوگے۔ اور خدا تمہارے عملون سے غافل
نہین۔ اب چند آیات لکھتا ہون جن مین نزول
معجزات کا ذکر ہے۔ وشہدوا ان الرسول
حق وجاءہم البینات۔ یعنے گواہی دی ان
لوگون نے کہ تحقیق پیغمبر برحق ہے اور آئے ان
کو معجزات۔ فلما جاءہم بالبینات قالوا ہذا
سحر مبین۔ پس جب آیا اون کے پاس ساتھ
معجزات کے کہا اونہون نے یہ صریح جادو ہے

وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر - یعنے کفار معجزہ دیکھکر مونہہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہے ہمیشہ کا۔ واذا رؤا آیۃ یستسخرون یعنے جسوقت کافر دیکھتے ہین معجزہ تو ٹھٹھا کرتے ہین۔ واذا جاءتہم آیۃ قالوا لن نؤمن حتی نوتی مثل ما اوتی رسل اللہ - یعنے جسوقت اون کے پاس کوئی معجزہ تو کہتے ہین ہرگز ایمان نہ لائین گے ہم یہان تک کہ وئے جاوین ہم مانند اوس کے کہ جو وئے گئے ہین پیغمبر خدا سے۔ ولقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون یعنے بیشک ای محمدؐ تجھہ کو ظاہری معجزات ہمنے وئے ہین اور منکر اون کے نہین ہوتے مگر سرکش و بدکار۔ اب ہی معترض اگر اپنے ہی وسواس کے دلدل مین پھنس ہی رہے اور آنحضرت کے معجزات کا مقر نہ ہووے تو مسیح کا باکرہ سے پیدا ہونا شریر آدمی کیونکر معجزہ مانتے ہین بلکہ وہ ہزار ہا باکرہ دکھلا دین گے جو بچے جنتے ہین۔

قولہ ان آیتون مین محمد صاحب نے معجزہ سے بالکل مجبوری و معذوری بیان کئے ہے نہ معلوم کہ مولوی لوگ کیون اثبات معجزہ مین کوشش کرتے ہین اور مدعی سست گواہ چست کی مثل اپنے اوپر صادق کرتے ہین۔

اقول یہ آپ کا دعوے اب باطل ہوا آپ ہی ناظرین انصاف پسند مضمون بالا کو ملاحظہ فرماکے فیصلہ کرین گے ورنہ ترکی بہ ترکی جواب یون ہے کہ ان آیتون مین جو ہمنے انجیل مقدس سے نقل کئے ہین حضرت مسیح نے معجزہ دکھلانے مین مجبوری سے انکار کیا ہے نہ معلوم کہ پادری لوگ کیون اثبات معجزہ مین کوشش کرتے ہین اور مدعی سست گواہ چست کی مثل اپنے اوپر صادق کرتے ہین۔

جواب بقیہ مضمون کا جو پرچہ نور افشان مطبوعہ ۲ر اکتوبر سنہ ۱۸۸۶ء مین درج ہوا ہے

قولہ علاوہ ازین اور بھی بہت سے قرآنی آیتین ہین جن سے واضح ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اک معجزہ نہین دکھایا چونکہ ہمارے مدعا کے ثابت کرنے کو یہی آیتین کافی نہین بدین سبب ان سب کا لکھنا طوالت سمجھا گیا۔

اقول اوپر کے چار آیتون کا حال تو کھل گیا امید ہے کہ آپ اب اپنے گریبان مین مونہہ ڈال کے ذرا شرمائین گے۔ اب مسٹر منصور صاحب جواب سوال مقدر کے تحریر فرماتے ہین کہ قولہ۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔